عِبرت کے نمونے

31-July-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اِسْمِی فِی ذٰلِكَ الْكِتَابِ۔ (1)

---

1 ... معجم اَوسط، جلد: 1، صفحہ: 497، حدیث: 1835۔

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں لکھا رہے گا، فرشتے لکھنے والے کے لئے بخشش کی دُعا کرتے رہیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دو عجیب واقعات

تَابِعی بزرگ حضرت وَھب بن مُنبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ **اللہ پاک** کے نبی حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کو حکم ہوا: اے ابراہیم! سامانِ سفر باندھیے زمین میں نکلئے اور ہماری قدرت کے عجائبات دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے حکم پر عَمَل کیا، سامان باندھا اور سفر پر روانہ ہوگئے۔

1...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

(1): چلتے چلتے آپ ساحلِ سمندر کے قریب پہنچے، وہاں آپ کو ایک غُلام دِکھائی دیا، جو بکریاں لئے جا رہا تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے اس سے پوچھا: اے غُلام! کیا تمہارے پاس پانی یا دُودھ ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ جو پسند فرمائیں، وہی پیش کر دوں گا۔ فرمایا: مجھے پانی پِلا دو! اب اس غُلام نے عصا (یعنی ڈنڈا) ہاتھ میں لیا، قریب ہی ایک چٹّان کے پاس گیا، وہاں رُک کر کچھ بولا، پِھر اپنا عصا اس چٹان پر مارا تو فورًا ہی چٹّان سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اس نے چشمے سے پانی بھرا اور لا کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی خِدْمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے پانی پیا، پِھر حیرانی سے اس غُلام کو دیکھنے لگے۔ غُلام نے عرض کیا: کیا آپ کو چٹان سے چشمہ پھوٹتے دیکھ کر حیرانی ہو رہی ہے؟ فرمایا: کیسے حیرانی نہیں ہو گی (یعنی بات حیرانی کی ہے تو حیرانی تو ہونی ہی ہے)؟ **غُلام نے عرض کیا: میں آپ کو اس کا راز بتاتا ہوں۔ مجھے خبر ملی ہے کہ اللہ پاک کے ایک نبی ہیں، اللہ پاک نے انہیں اپنا خلیل بنایا ہے۔ میں اُن خلیلُ اللہ** عَلَیْہِ السَّلام **کے وسیلے سے جو کچھ بھی مانگتا ہوں، اللہ پاک مجھے عطا فرما دیتا ہے (اب بھی میں نے انہی کا وسیلہ دے کر چٹان پر عصا مارا تو اس سے چشمہ پُھوٹ پڑا)۔** یہ سُن کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے غُلام! میں وہی ہوں، جسے اللہ پاک نے خلیل بنایا ہے۔ اللہُ اکبر! یہ سُن کر تو اس غلام کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، جیسے کہتے ہیں:

وہ دِل ہی دِل میں اپنی قسمت پر فخر کر رہا تھا، چنانچہ اس نے خوشی اور حیرت کے ملے جُلے جذبات میں پوچھا: کیا واقعی آپ ہی خلیل اللہ ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں ہی خلیلُ اللہ ہوں۔ بس اتنا سننا تھا کہ وہ غُلام بےہوش ہو کر گِرا اور اسی وقت اس کا دَم نکل گیا۔ **روایت میں ہے:** اس وقت آسمان سے ایک نُور اترا، اس نُور نے خوش نصیب غُلام کی لاش کو ڈھانپ لیا، جب وہ نُور چھٹا تو خبر نہیں کہ اس کی لاش کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا یا زمین میں

دفن کر دیا گیا۔

(2): پھر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام آگے روانہ ہوئے، چلتے چلتے آپ ایک پہاڑ پر پہنچے، وہاں ایک گھر تھا، جس کے دو دروازے تھے، آپ عَلَیۡہِ السَّلام اندر داخِل ہوئے، اندر ایک تخت تھا، اس کے اُوپَر کسی کی لاش رکھی تھی۔ اس کے اُوپَر 70 حُلّے(خوبصُورت کپڑے) ڈلے ہوئے تھے، سَر کے پاس ایک تختی رکھی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام نے اس تختی کو پڑھا تو اس پر لکھا تھا: میں شَدّاد بن عاد ہوں ۞ میں ایک ہزار سال زِندہ رہا ۞ میں نے ایک ہزار لشکروں کو شکست دِی ۞ میں نے ہی شہرِ اِرَم بنایا۔ **مگر افسوس!** جب میری موت کا وقت آیا تو میری سب تدبیرَیں جواب دے گئیں ۞ میں نے دُنیا بھر سے اَطِبَّا(ڈاکٹروں) کو اپنے محل میں جمع کیا مگر اُن میں سے کوئی بھی موت کو ٹال نہ سکا، پس جس نے مجھے دیکھا، اسے دُنیا کے دھوکے میں نہیں آنا چاہئے۔ **اے لوگو!** خُود پر دُنیا کے دروازے تنگ رکھو! ۞ تم اتنی بادشاہت کے مالِک نہیں ہو، جس کا میں مالِک تھا ۞ تم اتنا عرصہ زندہ نہ رہو گے، جتنا عرصہ میں زندہ رہا ۞ تم اتنا جمع نہیں کر سکو گے، جتنا میں نے جمع کیا، **ہاں! ہاں! سُن لو...!! دُنیا دھوکے باز ہے، قاتِل ہے، اپنے طلبگار کے ساتھ کھیل کھیلتی رہتی ہے۔** یہ عجوبہ دیکھ کر حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلام واپس تشریف لے آئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے 2 حیرت انگیز واقعات سُنے، ان دونوں واقعات سے ہمیں 2 اَہَم سبق سیکھنے کو ملتے ہیں۔

1...نَوادِرُ القلیوبی، الحکایۃ الحادیۃ والثلاثون بعد المائۃ...الخ، صفحہ:97، 98۔

www.dawateislami.net

(1): ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی شان وعظمت

پہلا واقعہ اس خوش نصیب غُلام کا تھا، جس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا نہیں تھا مگر وہ آپ کا عاشق تھا اور دیکھئے! اس کا عقیدہ کتنا پکّا تھا، یقین کیسا اعلیٰ تھا، وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا وسیلہ دے کر دُعائیں کرتا تو اس کی دُعائیں قبول ہوا کرتی تھیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی...!! ❁ آپ اللہ پاک کے نبی ہیں ❁ رَبِّ رحمٰن نے آپ کو اپنا خلیل بنایا ہے ❁ آپ اُبُو الانبیا (یعنی ہزاروں نبیوں کے وَالِدِ محترم) ہیں اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ ہی کی اَوْلاد سے ہیں ❁ کم و بیش ایک لاکھ 24 ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام دُنیا میں تشریف لائے، ان میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ، سب سے بلند رُتبہ نبی، ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، آپ کے بعد نبیوں میں سب سے اُونچا رُتبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے۔ ❁ الحمد للہ! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلے سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مزارِ پُراَنْوار پر حاضِر ہو جاؤ! وہاں سلام پیش کرو! دُعائیں مانگو! بے شک حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے مزارِ پُراَنْوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حضرت مُجِیْرُ الدِّین حَنْبَلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے کوئی مشکل پیش آئی، اگر یہ مشکل حل نہ ہوتی تو شاید میں ہلاک ہی ہو جاتا۔ چنانچہ میں اس مشکل کے حل کے لئے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے مزار شریف پر حاضر ہوا، مزار شریف کے غِلاف سے لپٹ کر دُعا مانگی، سُبْحٰنَ اللہ! بس دُعا کرنے ہی کی دَیر تھی، اللہ پاک نے

کرم فرمایا اور میری پریشانی کو دُور فرما دیا۔ (1)

محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وسیلہ کام آگیا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے وسیلے کی یہ شان ہے تو ان سے بھی اَفْضَل نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے کی کیا شان ہو گی...!! ان کے وسیلے سے دُعا کی جائے تو کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** ایک مرتبہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیے کہ میری آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔

(سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا عقیدہ تھا کہ یقیناً دُعا اللہ پاک ہی سنتا ہے، سب کی سنتا ہے مگر جیسی اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنتا ہے، ایسی کسی کی نہیں سنتا...!!)

خیر! صحابیٔ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ نے دُعا کی درخواست کی، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے دُعا فرمائی نہیں بلکہ ہم غلاموں پر کرم فرماتے ہوئے انہیں ایک دُعا سکھا دی تاکہ قیامت تک آپ کے غُلام اس دُعا سے برکتیں لیتے رہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچھی طرح وُضو کرو! پھر 2 رکعت نماز پڑھو! پھر یُوں دُعا کرو!

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ پاک! میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور تیرے محبوب، نبی رحمت مُحَمَّد

---

1 ...الانس الجلیل، ذکر فضل سیدنا الخلیل...الخ، جلد:1، صفحہ:139، 140 خلاصۃً۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے تیرے حُضُور مُتَوَجّہ ہوں، اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رَبّ کے حُضُور مُتَوَجّہ ہوں تاکہ میری یہ حاجت پُوری ہو جائے۔ اے اللہ پاک! میرے حق میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سِفارش کو قبول فرمایا۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم فرماتے ہیں: وہ صحابی وہاں سے اُٹھے، وُضُو کیا، 2 رکعت نماز ادا کی، پھر پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سکھائی ہوئی دُعا مانگی، ہم ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ وہ واپس بھی آگئے مگر واہ! سُبْحٰنَ اللہ! جب گئے تھے تو نابینا تھے اور جب واپس آئے تو **کَاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ اب ایسے تھے جیسے انہیں کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے وسیلے کی برکت...!! یہ مبارک نماز جو رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کو سکھائی، اسے **نمازِ حاجت** کہتے ہیں۔ یہ مُجَرَّب (یعنی تجربے سے ثابت شدہ) عمل ہے ۞ کیسی ہی مشکل ہو ۞ پریشانی ہو ۞ مصیبت ہو ۞ کوئی جائز خواہش ۞ تمنّا ۞ آرزو پوری نہ ہو رہی ہو ۞ امتحان میں کامیابی چاہیے ہو ۞ قرض اُتارنا ہو ۞ شفا چاہیے ہو ۞ نمازوں میں دِل لگانا ہو ۞ گُناہ چھوڑ کر نیک بندہ بننا ہو غرض ۞ دِینی و دُنیوی کوئی بھی حاجت ہو، اسی انداز سے تازہ وُضُو کریں، 2 رکعت نماز ادا کریں، پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے، آپ کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق دُعا مانگیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہر حاجت پُوری ہو جائے گی۔

(2): شَدَّاد کی جنّت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام السلام نے دوسری عجیب بات جو دیکھی،

1... مستدرک، کتاب الدعاء... الخ، باب دعاء رد البصر... الخ، جلد:2، صفحہ:212، 213، حدیث:1973۔

وہ شدّاد کی لاش تھی۔ شدّاد کون تھا؟ بڑے رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا، یہ غیر مسلم تھا۔ ہماری عِبرت اور نصیحت کیلئے قرآنِ کریم میں بھی اس کا ذِکْر کیا گیا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿۸﴾

ترجمہ کنزُالعرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے ربّ نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ اِرَم (کے لوگ) ستونوں (جیسے قد) والے کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا (پارہ:30، الفجر:6-8)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: شدّاد نے جنّت کا ذکر سن رکھا تھا، لہٰذا اس نے سرکشی کے طور پر دنیا میں جنّت بنانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے ایک عظیم شہر بنایا، جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے بنائے گئے، زَبَرجَد اور یاقُوت کے ستُون کھڑے کئے گئے، سنگریزوں کی جگہ خوبصورت موتی بچھائے گئے۔ ہر محل کے گرد جواہرات بچھا کر اُوپر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت لگائے گئے۔[1] غرض کہ ایسا عظیم شہر بنادیا گیا کہ اس جیسا شہر دوبارہ دُنیا میں کبھی نہ بنا، جب یہ شہر مکمل ہوگیا تو کیا ہوا؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾

ترجمہ کنزُالعرفان: تو ان پر تمہارے ربّ نے عذاب کا کوڑا برسایا بیشک تمہارا ربّ یقیناً دیکھ رہا ہے (پارہ:30، الفجر:13، 14)

اللہ! اللہ! یہ ہے عِبرت کی بات...!! شدّاد کے پاس کتنی طاقت تھی، کتنا مال و دولت تھا، قرآنِ کریم فرمارہا ہے کہ جیسا شہر اس نے بنایا تھا، ایسا شہر دُنیا میں دوبارہ کبھی نہیں بنایا گیا، اتنا مال و دولت...!! اتنی طاقت و قوّت مگر انجام...!! کتنا ہولناک ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...صراط الجنان، پارہ:30، سورۃ الفجر، زیر آیت:8، جلد:10، صفحہ:663 بتصرف قلیل۔

دُنیا تو ہے اِک دھوکا

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کا دوسرا نام دارُ الغُرور ہے۔ یہ ایک دھوکے کا مقام ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (پارہ:4، ال عمران:185)	ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

❁ ہم یہ سمجھتے ہیں ہم طاقتور ہیں ❁ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جوان ہیں ❁ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسہ ہے، مال ہے، دولت ہے، بینک بیلنس ہے ❁ بڑا عہدہ ہے ❁ کسی کو لمبی اُمّیدیں لے ڈوبتی ہیں ❁ کوئی اپنی ہشیاری اور چالاکی پر فخر کرتا ہے ❁ کسی کو اچھی آواز کا گھمنڈ ہوتا ہے ❁ کوئی اپنی عقل کے غرور میں کھویا رہتا ہے

مطلب کہ ہم نجانے کس گھمنڈ میں رہتے ہیں مگر افسوس! **یہ دُنیا دھوکا ہے،** وقت گزرتے کچھ خبر ہی نہیں ہوتی، آخر حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلام تشریف لاتے ہیں، آخری ہچکی آتی ہے، سانس اٹکتی ہے اور سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے، کہاں گئی دولت، کہاں گئی، جوانی، کہاں گئی طاقت اور کہاں گیا وہ عہدہ...!!

پچھلی قوموں کے عبرتناک انجام

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا۪ وَّ جَعَلْنَا	ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا، انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت و طاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور ہم نے ان پر موسلا دھار بارش

الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۶﴾ (پارہ:7،الانعام:6)	بھیجی اور ان کے نیچے نہریں بہا دیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں۔

قومِ عاد!❁ بڑی طاقتور قوم تھی❁ ان کے لمبے لمبے قد تھے❁ بڑے بڑے جسم تھے❁ یہ پہاڑوں کو تراش کر اپنے محلّات بنایا کرتے تھے❁ اللہ پاک نے انہیں مال و دولت سے نوازا❁ نعمتیں عطا فرمائیں مگر انہوں نے نافرمانی کی ❁ اللہ پاک کے نبی حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلام کو جھٹلایا❁ کفر پر اَڑے❁ گُناہوں پر قائم رہے❁ ضِدّی بنے❁ آخر ان پر رَبِّ قَہّار کا قہر برس پڑا❁ اللہ پاک نے ان پر آندھی کا عذاب بھیجا، یہ نہایت سرد، خشک، خیر و برکت سے خالی اور سخت سنّاٹے دار آندھی تھی❁ اس کی شِدّت کا حال یہ تھا کہ لوگوں کو زمین سے یوں اکھیڑ دیتی گویا وہ کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں❁ پھر انہیں سر کے بل زمین پر اس طرح مارتی کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے❁ 8 دِن تک یہ آندھی مسلسل چلتی رہی اور اس نے **قومِ عاد کا نام و نشان تک مٹا ڈالا**۔ (1)

قومِ ثمود!❁ فَنِّ تعمیر کی ماہر تھی❁ اللہ پاک نے انہیں بہت نعمتوں سے نوازا❁ انہیں طاقت دی❁ مال و دولت سے نوازا مگر انہوں نے نافرمانی کی❁ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلام کو جھٹلایا❁ کفر پر اَڑے، گُناہوں کا بازار گرم کیا❁ آخر ان پر بھی قَہرِ اِلٰہی کا کوڑا برس گیا❁ ان پر شدید زلزلے کا عذاب بھیجا گیا❁ جس سے یہ ہمیشہ کے لئے فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔ (2)

نمرود!❁ کیسا رُعب و دبدبے والا بادشاہ تھا❁ اللہ پاک نے اسے تاج و تخت عطا کیا مگر

1...سیرت الانبیاء، صفحہ:204 تا 223 ملخصاً۔

2...سیرت الانبیاء، صفحہ:232 تا 247 ملخصاً۔

اس نے نافرمانی کی ❁حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخیاں کیں ❁ آخر اس پر عذاب آیا ❁ اللہ پاک نے اس بدانجام کو اور اس کی فوج کو مچھروں کے ذریعے فنا کے گھاٹ اُتار دیا۔[1]

فِرعَون! ❁ کیسا طاقت والا تھا، اس نے نافرمانی کی ❁ اس کی بادشاہت اس کے کچھ کام نہ آئی ❁ طاقت ❁ قُوَّت ❁ تاج و تخت ❁ فوج ❁ لشکر سب دھرے کے دھرے رِہ گئے اور فِرعَون اپنی کافِر قوم سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔[2]

بادشاہوں کی کھوپڑیاں

حضرت سکندر ذُوالقرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کا ذِکْر قرآنِ کریم میں بھی آیا ہے، یہ بھی بہت بڑے بادشاہ تھے، انہوں نے مشرق و مغرب کا سفر کیا۔ **روایت میں ہے:** ایک مرتبہ یہ ایک ایسے شہر میں پہنچے، وہاں لوگوں کے پاس دُنیوی مال بالکل نہیں تھا، انہوں نے قبریں تیار کر رکھی تھیں، جب صبح ہوتی تو وہ قبروں کی طرف آتے، ان کی یاد تازہ کرتے، انہیں صاف کرتے اور ان کے قریب نمازیں پڑھتے رہتے۔ یہ عجیب لوگ تھے، گھاس، پتے اور سبزیاں وغیرہ کھا کر پیٹ بھر لیتے اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت سکندر ذُوالقرنین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کے سردار کے پاس تشریف لائے، سلام دُعا وغیرہ کے بعد کہا: میں تمہیں ایسی حالت میں دیکھ رہا ہوں کہ کسی قوم کو اس حالت میں نہیں دیکھا۔ سردار بولا: کس حالت کی بات کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہی کہ تمہارے پاس دُنیوی مال و متاع کچھ بھی نہیں ہے۔ سردار بولا: **ہم سونا چاندی جمع کرنے کو بُرا سمجھتے ہیں کیونکہ جسے یہ چیزیں ملتی ہیں، وہ ان میں مگن ہو کر آخرت کو بھول بیٹھتا ہے۔** آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: تم نے

1...سیرت الانبیاء، صفحہ: 299 بتصرف۔

2...سیرت الانبیاء، صفحہ: 596 بتصرف۔

www.dawateislami.net

قبریں کیوں تیار کر رکھی ہیں؟ سردار نے کہا: یہ اس لئے تاکہ جب ہم قبروں کو دیکھیں تو ان کی یاد تازہ ہو اور اس کے ذریعے ہم دُنیا کی لالچ سے رُک جائیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا: تم لوگ گھاس، پتّے اور سبزیاں وغیرہ ہی کیوں کھاتے ہو؟ سردار بولا: کھانا جب حلق سے اتر جاتا ہے (چاہے وہ کیسا ہی ہو) پھر اس کا کوئی مزہ باقی نہیں رہتا۔

ان سوال جواب کے بعد سردار نے ہاتھ بڑھا کر ایک کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: حضرت ذُوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں۔ سردار بولا: یہ ایک بادشاہ تھا۔ اللہ پاک نے اسے دُنیا والوں پر بادشاہی عطا فرمائی تھی مگر اس نے ظُلم و ستم کیا اور سرکش بن گیا۔ پھر کیا ہونا تھا؛ آخِر ایک وقت آیا، اس کی بھی رُوح نکلی اور یہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اب یہ راستے میں پڑے پتھر کی طرح بالکل بیکار ہے۔ ہاں! اس کے اعمال شُمار کر لئے گئے ہیں، جن پر آخرت میں اسے سزا دی جائے گی۔ اتنا کہنے کے بعد سردار نے ایک اور کھوپڑی اُٹھائی اور کہا: اے حضرت ذوالقرنین! کیا آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ فرمایا: نہیں جانتا، بتاؤ! یہ کون ہے؟ سردار بولا: یہ بھی ایک بادشاہ تھا۔ یہ پہلے والے بادشاہ کے ظُلم اور زیادتیاں دیکھ چکا تھا، لہٰذا اس نے عاجزی اختیار کی، اللہ پاک سے ڈرا اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ آخر اس کو بھی موت آئی، اس کے بھی اَعْمال شُمار کر لئے گئے، آخرت میں اسے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ (1)

دُنیا مقامِ عبرت ہے

اللہ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! سچ کہتا ہوں: یہ دُنیا مقامِ عیش و عشرت نہیں، جہانِ عبرت

1 ... مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والخمسون... الخ، صفحہ: 216۔

ونصیحت ہے۔ یہاں کا ذرّہ ذرّہ عبرت کی الگ داستان لئے ہوئے ہے۔ ❁ یہ چاند ❁ سُورج ❁ ستارے ❁ یہ چمکتے دِن ❁ یہ تاریک راتیں ❁ یہ ڈھلتی جوانی ❁ اُبھرتا بڑھاپا ❁ یہ اُٹھتے جنازے ❁ یہ بڑھتی ہوئی قبرستان کی آبادی ❁ ہر طرف عبرت ہی عبرت ہے۔ ❁ یہاں تک کہ ہمارے گھر جہاں ہم رہتے ہیں ❁ ہمارا اپنا وُجُود اس سب میں عِبرت ہے، نصیحت ہے...!! اگر ہم یہ نصیحت لینے والے بن جائیں۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

وَّ سَكَنْتُمْ فِیْ مَسٰكِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ تَبَیَّنَ لَكُمْ كَیْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ (پارہ:13، ابراہیم:45)

ترجمہ کنزُالعرفان: اور تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمہارے لئے بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کیں۔

اے عاشقانِ رسول! عبرت کی بات ہے، ذرا غور فرمائیے! یہ زمین جہاں آج ہمارا گھر ہے، آج سے چند صدیاں پہلے کے متعلق سوچئے! ❁ اس وقت یہاں کون رہتا تھا؟ شاید ہم نہیں جانتے ہوں گے۔ ❁ وہ دِکھتا کیسا تھا؟ ❁ کھاتا پیتا کیا تھا؟ ❁ اس کے پاس پیسہ کتنا تھا؟ طاقت کتنی تھی؟ شاید ہم نہیں جانتے ہوں گے۔ ❁ اب وہ کہاں ہے؟ شاید اس کی قبر کے نشانات بھی موجود نہ ہوں، یہ ہے دُنیا...!! اب ذرا سو، 2 سو سال بعد کے بارے میں سوچئے! ❁ اب جس گھر میں ہم رہتے ہیں، 2 صدیوں کے بعد یہاں کون رہتا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے ❁ وہ دِکھتا کیسا ہو گا؟ ❁ اس کا لائف سٹائل کیسا ہو گا؟ ہم نہیں جانتے ❁ اس وقت ہم کہاں ہوں گے؟ وہیں جہاں ہم سے پہلے والے پہنچے، شاید اس وقت ہماری قبروں کے بھی نشانات مٹ چکے ہوں گے۔ جیسے آج ہم اس دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھے بیٹھے ہیں، شاید ہم

سے پہلے والے بھی یہی سمجھتے رہے ہوں گے اور ممکن ہے ہم سے بعد والے بھی یہی سمجھ رہے ہوں گے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ دُنیا نہ ہم سے پہلے والوں کی سگی بنی تھی، نہ ہم سے بعد والوں کی بنے گی اور نہ ہی ہمارے ساتھ باوَفا ہے۔ یہ دُنیا پہلے والوں کے لئے بھی ایک دھوکا تھا، ہمارے لئے بھی ایک دھوکا ہے۔

حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام اور انوکھا عجوبہ

ایک مرتبہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام سے سُوال ہوا: آپ نے اپنی زندگی میں عجیب چیز کیا دیکھی ہے؟ فرمایا: میں ایک مرتبہ ایک جگہ سے گزرا، بہت خوفناک، سنسان جگہ تھی۔ پھر 500 سال کے بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا، اب وہاں بہت خوبصُورت ہرا بھرا شہر بن چکا تھا، میں نے وہاں کسی سے پوچھا: یہ شہر کب سے بنا ہے؟ اس نے بڑی حیرت سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! ہم اور ہمارے آباء و اَجْداد صدیوں سے یہیں رہ رہے ہیں، یہ اسی حالت میں ہے۔ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلام فرماتے ہیں: میں وہاں سے چلا گیا، 500 سال کے بعد پھر میرا وہیں سے گزر ہوا۔ اب وہاں ایک بڑا دریا تھا، لوگ اس میں مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ میں نے ایک مچھیرے سے پوچھا: یہاں ایک شہر ہوتا تھا، وہ کہاں گیا؟ وہ حیرت سے بولا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا یہاں کبھی شہر بھی تھا، میں نے، میرے آباء و اَجْدَاد نے بھی کبھی اس شہر کے بارے میں نہیں سُنا، فرماتے ہیں: پھر میں مزید 500 سال کے بعد وہیں سے گزرا، اب پھر وہاں ایک شہر تھا۔[1]

اللہ! اللہ! یہی ہے دُنیا...!! ہم سمجھتے ہیں کہ صدیوں سے یہاں سب کچھ ایسا ہی ہے اور صدیوں بعد بھی ایسا ہی رہے گا مگر حقیقت یہ نہیں ہے، یہ ایک دھوکا ہے، یہ دُنیا آج

1...نوادر القلیوبی، الحکایۃ السادسۃ والثلاثون بعد المائۃ...الخ، صفحہ: 106۔

ہماری ہے، کل ہم قبروں میں ہوں گے اور یہ دُنیا کسی اور کی ہو جائے گی۔ دارُ القَرار (یعنی ہمیشہ رہنے کا مقام) ایک ہی ہے اور وہ آخرت ہے۔ اس لئے کامیاب وہ ہے جو اس دُنیا کو حِرص وہَوَس کی نگاہ سے نہیں بلکہ عِبرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

کامیاب کون ہوتا ہے

۞حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دُنیا کو عِبرت کی نگاہ سے دیکھتا اور غور و فِکْر کرتا ہے، وہ زیادہ نیکیاں کرنے میں کامیاب (*Successful*) ہو جاتا ہے۔[1]

۞حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو اس دُنیا کو عِبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا، آخرت کی فِکْر نہیں کرتا، اس کی نیکیاں کم اور دِل پردے میں ہے۔[2]

عِبرت لینے کی ترغیب

کاش! ہمیں نگاہِ عبرت نصیب ہو جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ (پارہ:18، سورۂ نور:44)	ترجَمہ کنزالعرفان: اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کے لئے سمجھنے کا مقام ہے۔

پارہ: 30، سورۂ نازِعات میں فِرْعَون اور اس کے لشکر (**Army**) کے غرق ہونے کا واقعہ ذِکْر کرنے کے بعد فرمایا:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ؑ	ترجَمہ کنزالعرفان: بیشک اس میں ڈرنے والے

1... تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔
2... تنبیہ المغترین، صفحہ:57۔

www.dawateislami.net

کے لئے عبرت ہے۔	(پارہ:30، سورۂ نازعات:26)

اَللہُ اَکْبَر! یہ اللہ پاک سے ڈرنے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، نگاہِ عبرت رکھنے والے)، یہ اللہ پاک کی نشانیوں (*Signs*) کو دیکھ کر عِبرت پکڑتے ہیں، دِن آیا، چلا گیا، سورج نکلا، ڈُوب گیا، رات آئی، ڈھل گئی، ستارے نکلے، غروب ہو گئے، یہ سب کچھ، کائنات (*Universe*) کا ذَرَّہ ذَرَّہ کھلی کتاب ہے، اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے، عِبرت ہے، کاش! ہم ڈرنے والے، عِبرت لینے والے، اُولِی الْاَبْصَار (یعنی غور و فِکْر کرنے والے، دُنیا کو نگاہِ عبرت سے دیکھنے والے) بن جائیں۔

نگاہِ عبرت سے متعلق اَولیائے کِرام کے فرامین

❁ حضرت حاتِمِ اَصَمّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ سے سُوال ہوا: آدمی اَہْلِ اِعْتِبار (یعنی عِبرت لینے والا) کیسے بنتا ہے؟ فرمایا: جب وہ دُنیا کی ہر چیز کے انجام پر نگاہ کرے اور غور کرے کہ عنقریب یہ چیز فنا کے گھاٹ اُتر جائے گی اور اس چیز کا مالِک بھی بہت جلد قبر میں دفنا دیا جائے گا۔[1]

❁ حضرت حاتِمِ اَصَمّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا ہی فرمان ہے: جس کے گھر سے جنازہ نکلے اور وہ اس سے عِبرت نہ لے، ایسے شخص کو عِلْم (*Knowledge*)، حکمت اور نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں۔[2]

جہنم کی گرمی کیسے برداشت کر پائیں گے

❁ اللہ پاک کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام بہت خوفِ خُدا والے تھے، ایک روز آپ تنّور کے پاس سے گزرے، اس میں آگ جل رہی تھی، یہ دیکھ کر آپ کو جہنّم کی آگ یاد

1... تنبیہ المغترین، صفحہ: 57۔
2... تنبیہ المغترین، صفحہ: 57۔

آگئی، آپ کا دِل گھبرا گیا، بے چینی (Restlessness) میں زمین پر گرے اور اتنا تڑپے، قریب تھا کہ آپ کے جوڑ جُدا (Dislocate) ہو جاتے ❁ گرمی کے دِنوں میں حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلام دُھوپ میں آتے تو کہتے: اے اللہ پاک! ہم تیرے بنائے ہوئے سورج کی گرمی برداشت نہیں کرسکتے تو جہنّم کی گرمی کیسے برداشت (Tolerate) کرپائیں گے ؟[1]

ہر گھر نشانِ عبرت ہے

حضرتِ سائب عَبدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دِن حضرت صالِح مُرّی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے، میں نے پوچھا: اے ابو بِشْر! آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں ؟ فرمایا: میں اپنے گھر سے نکلا تو مختلف جگہوں سے گھومتا ہوا تمہارے پاس آیا، میں جب فلاں کے گھر کے پاس سے گزرا تو اس گھر نے مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ انتقال کر چکے ہیں۔ پھر جب فلاں گھر کے پاس پہنچا تو اس گھر نے بھی مجھے (زبانِ حال سے) پُکار کر کہا: اے صالح! مجھ سے نصیحت حاصل کر! مجھ میں فلاں فلاں لوگ رہتے تھے، اب وہ سب مٹی میں دَفْن (Buried) ہیں۔ حضرت ابو سائب عبدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسی طرح آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ایک گھر گنواتے رہے، یہاں تک کہ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! یہ ہمارے بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے، کس کس انداز میں عِبرت لیا کرتے تھے۔ آہ! ایک ہم ہیں ❁ وِیران گھر ❁ چولہے میں جلتی

1... تنبیہ المغترین، صفحہ: 57۔

2... حلیۃ الاولیا، جلد: 6، صفحہ: 182، رقم: 8222۔

آگ ❁ سُورج کی دُھوپ(Sunshine)❁ سردی، گرمی وغیرہ سے عِبرت لینا تو دُور کی بات ہے ❁ ہماری آنکھوں کے سامنے جنازے اُٹھتے ہیں، ہم عِبرت نہیں لیتے ❁ خُود اپنے ہاتھوں سے مُردَے قبر میں اُتارتے ہیں، تب عِبرت نہیں لیتے ❁ فلاں بن فُلاں اچھا بھلا تھا، اچانک ہارٹ اٹیک(Heart Attack) ہوا اور موت کے گھاٹ اُتر گیا ❁ فُلاں نوجوان روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا، ایسی بیسیوں خبریں ہم سنتے رہتے ہیں، پھر بھی ہم اپنی موت کو یاد نہیں کرتے، عِبرت نہیں لیتے۔ کاش! ہم عِبرت لینے اور قبر و آخرت کو یاد کرنے والے بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا مقامِ عبرت ہے، یہاں جگہ جگہ عِبرت کے نشان موجود ہیں، کہتے ہیں: **جو عِبرت لیتا نہیں ہے، اسے نشانِ عِبرت بنا دیا جاتا ہے۔** اس لئے ہمیں چاہئے کہ یہاں دِل نہ لگائیں، عِبرت لیں، نصیحت حاصِل کریں اور آخرت کی تیاری شروع کر دیں۔

امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت

حضرت ربیع بن صبیح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کیا: ہمیں نصیحت فرمایئے تو انہوں نے فرمایا: ❁ تم میں سے جو تندرست (**Healthy**) ہے، اسے بیماری لگے گی، جو اُسے مصیبت زدہ (**Distressed**) کر دے گی ❁ جوان کو بڑھاپا آئے گا، جو اُسے فنا کر دے گا ❁ اور بوڑھے کو موت آجائے گی، جو اُسے ہلاک کر دے گی ❁ کیا انجام ویسے نہیں، جیسے تم سن رہے ہو؟ ❁ کیا کل روح جسم سے جُدا نہیں ہو گی؟ ❁ کیا بندہ اپنے اہل اور مال (**Family & Wealth**) سے دور نہیں ہو گا؟ ❁ کیا کل کفن میں نہیں لپٹا ہو گا؟ ❁ کیا کل قبر میں نہیں ہو گا؟ ❁ کیا جن کے لئے بندہ کوشش کرتا رہتا اور غمگین

ہوتا تھا، ان دلوں سے اس کی یاد مٹ نہیں جائے گی؟ ❁ اے انسان! جب تجھے موت آئے گی تو تُو نہ کسی آنے والے کا استقبال کر سکے گا، نہ کسی کی ملاقات (Meeting) کو جا سکے گا ❁ نہ کسی سے بات کر سکے گا ❁ تجھے پکارا جائے گا مگر تُو جواب نہیں دے سکے گا ❁ بیشک تیرے حق میں شہر وِیران (Deserted) ہو گئے ❁ تیری آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں ❁ روح پرواز کر گئی ❁ تیری اولاد (Children) دُوسروں کے رحم وکرم پر رہ گئی۔ (1)

قبر کا جواب

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ ایک دفعہ موت کے بارے میں غوروفکر اور حصولِ عِبرت کی غرض سے قبرستان (Cemetery) تشریف لے گئے اور وہاں جا کر یہ اَشعار پڑھے:

اَتَیْتُ الْقُبُوْرَ فَنَادَیْتُھَا | فَاَیْنَ الْمُعَظَّمُ وَ الْمُحْتَقَر
وَ اَیْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِہٖ | وَ اَیْنَ الْعَزِیْزُ اِذَا مَا افْتَخَر

ترجمہ: میں قبروں کے پاس آیا اور اُنہیں پکار کر کہا: کہاں ہیں وہ لوگ، دنیا میں جن کی عزّت کی جاتی تھی اور وہ لوگ جنہیں دُنیا میں حقیر (Substandard) سمجھا جاتا تھا؟ اور کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہیں اپنی حکومت پر بہت بھروسا تھا؟ کہاں ہیں وہ عزّت دار جو فخر کیا کرتے تھے؟

حضرت مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ایک قبر سے آواز آئی: وہ سب فنا ہو گئے اور فنا ہو کر نشانِ عبرت بن گئے، اب اُن کی خبر دینے والا بھی کوئی نہ رہا اور وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضِر ہو گئے۔ **اے گزرے ہوئے لوگوں کے بارے میں پوچھنے والے! کیا تجھے اِن گزر جانے والوں کے عِبرت ناک حالات و واقعات نہیں پہنچے۔** (2)

1… حلیۃ الاولیا، جلد:6، صفحہ:331، رقم:8812۔
2… الروض الفائق، صفحہ:25 ملخصًا۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہمارے اَسلاف، بزرگانِ دین، اللہ پاک کے نیک بندے کیسے کیسے عِبرت لیا کرتے تھے، یہ حضرات قبرستان جاتے، اپنی موت کو یاد کرتے اور اس سے سبق (*Lesson*) لیا کرتے تھے۔ کاش! ہم بھی عِبرت لینے والے بنیں، قبرستان حاضِری دیا کریں، قبر میں پیش آنے والے معاملات کے متعلق غور و فِکر کریں اور اپنی موت کو یاد کیا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 18 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! موت کی یاد دِل میں بٹھانے، قبر و آخرت کی تیاری فرمانے اور نیک نمازی بننے کی سَعادت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے! 12 دِینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! زِندگی سنور جائے گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام نیک اعمال کا رسالہ فِل کرنا بھی ہے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 18 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھا، یا پڑھایا؟ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] ❁ قرآنِ مجید اللہ پاک کی کتاب ہے ❁ بندوں کے نام رَبِّ کریم کا پیغام ہے ❁ مگر افسوس! آج مسلمان قرآنِ کریم سے بہت دُور ہوتے جارہے ہیں ❁ بہت لوگوں کو دیکھ کر بھی دُرست قرآنِ مجید پڑھنا نہیں آتا ❁ جو پڑھ لیتے ہیں وہ بھی تجوِید اور مخارج کی

1…وسائلِ بخشش، صفحہ:98۔

ایسی غلطیاں کرتے ہیں، جن کے سبب نماز ہی نہیں ہوتی۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف مساجد اور مارکیٹوں میں روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃ المدینہ بالغان کی کلاسز لگا قرآن کا فیضان عام کرنے میں مَصرُوف ہے ❁ جس میں دُرُست تجوید و قراءت کے ساتھ قرآن پڑھنا سکھایا جاتا ہے ❁ فرض عُلوم بھی بتائے جاتے ہیں ❁ سنتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں اور ❁ ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے۔ آپ بھی اس میں شرکت کیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے **101 مدنی پھول** سے جوتے پہننے کی سنتیں سنتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱، حدیث: ۲۰۹۶) ☆ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ☆ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا ☆ اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث ۵۸۵۵)

❁ اعلان ❁

www.dawateislami.net

جوتے پہننے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

---

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 31 جولائی 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جوتے پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے☆کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداوٗد ۴/۸۴، حدیث ۴۰۹۹) ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ☆(تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"بیت الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھے عافیت دی۔ (مدنی پنج سورہ، ص 204)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

www.dawateislami.net

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے

اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سوناجاگنا، قبلہ رُخ بیٹھناوغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ الله پڑھی؟ (47) چوک درس دیا یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَالله کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یامَعَاذَالله بلااجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع

میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تااشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کانیک اعمال کارِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یاِامام مسجد،مؤذِّن،خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7دِن کااِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِاَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد